کراماتِ بیّنات ، محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ

محبوبِ سبحانی شہبازِ لامکانی حضرت شیخ ، غوثِ اعظم جیلانی

گلدستہ کرامات

تصنیف

مؤرخِ اسلام حضرت علامہ

مفتی حنفی پوری

علامہ غلام سرور قریشی

لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۴۴ھ — ولادت — ۱۸۳۷ء

۱۳۰۷ھ — وفات — ۱۸۹۰ء

مکتبہ اشرفیہ بازار مسجد مہاجرین مرید کے ضلع شیخوپورہ

کراماتِ مُنیات محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ

محبوبِ سبحانی شہبازِ لامکاں حضرت شیخ غوثِ اعظم جیلانی





ولادت ــــ ۱۲۴۴ھ ــــ ۱۸۳۷ء

وفات ــــ ۱۳۰۷ھ ــــ ۱۸۹۰ء

مکتبہ اشرفیہ بازار مسجد مہاجرین مریدکے ضلع شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب : **گلدستہ کرامات**

مصنف : حضرت مولانا مفتی غلام سرور لاہوری علیہ الرحمہ

بایمائے محبت : حضرت مولانا الحاج مفتی محمد محب اللہ نوری مدظلہ
شیخ الحدیث دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف (اوکاڑہ)

نگران : مولانا محمد منشا تابش قصوری (مریدکے) لاہور

معاون خاص : استاذ القراء مولانا الحافظ القاری ذوالفقار احمد برسالوی مدظلہ

باہتمام : جناب محمود احمد حافظ قصوری، پروفیسر حافظ محمد مسعود اشرف قصوری ایم اے

پرنٹنگ، ویزائننگ
بائنڈنگ : شیخ عبدالوحید ہادی 0301-4735853

باراول (پاکستان): ۱۴۳۲ھ / 2011ء

ملنے کا پتہ

مکتبہ اشرفیہ بازار مسجد مہاجرین۔ مریدکے ضلع شیخوپورہ

رابطہ موبائل نمبر : 0300-8002585, 0345-4680027

چاندنی غش کھائے یہ گورا رخ جو چمکے نور	دیکھ لے روئے منور جب کہ مہرو آپ کا
زلف کے دیکھے سے عالم ہے حلقہ بگوش	رشتۂ الفت ہو ہر اک موئے گیسو آپ کا
نام سے تیرے ادھر ہے یہ زبان عذب البیان	اور ادھر ہے دردِ دل کو زیر پہلو آپ کا
دیدۂ دل سے جدھر دیکھوں تم آتے ہو نظر	جلوۂ دیدار ہے ہر جا و ہر سو آپ کا
داغ ہے یاد محی الدین سے وردِ زبان	دل سے ہو یہ ستر و بیدل ثنا گو آپ کا

مناقب ہشتاد و نہم دربیان وفات آں ذات والا درجات حضرت محبوب سبحانی کے

جناب غوث الاعظم قطب العالم محبوب سبحانی شاہ عبد القادر جیلانی قدس سرہ السامی بروز دوشنبہ تاریخ یازدہم ربیع الآخر سنہ پانسو اکسٹھ ہجری قدسی میں اس دار ناپائدار سے رونق افزائے خلد بریں ہوئے اور سنین عمر شریف آنحضرت کی کل نوے برس تھی اٹھارہ برس تک تو آپ شہر دار الامان گیلان میں تشریف فرما رہے اور بعد ازاں ہجرت فرمائے اشرف البلاد بغداد ہوئے ساٹھ برس تک تحصیل علوم دینی میں مصروف رہے اور عرصہ پچیس سال تک مصروف بہ تجرید و توحید رہے اور اکتالیس سال تک تحصیناً دعوۃ الخلق الی الخالق کرتے رہے اور جس روز وعدۂ تشریف بری انکا بفردوس بریں تھا اس روز جب آفتاب قریب غروب ہوچکا تو حضرت عزرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور ایک نامہ عنبرین شمامہ جانب کبریائے لا کے دست فرزند ارجمند آن جناب سید عبد الوہاب حوالے کیا سید صاحب نے وہ مجمل محبت منزل دیکھا تو لفافہ سر اول سرنامہ یہ لکھا پایا یصل هذا المکتوب من المحب الی المحبوب بعد ازاں ملاحظہ کل نامہ عنبرین شمامہ کیا تو ایک جانسوز غم اندوز جان پر سوز سے ایسی نکالی کہ تمام دولت خانہ کرامت نشانہ میں ایک لرزہ سا نمودار ہوا بملاحظہ اشتغال ہر ایک خادم بچشم پرنم و دیدۂ اشکبار نہایت بیقرار ہوئے اور حضرت ملک الموت مع رقعہ عنبرین شمیم و صاحبزادۂ عالیشان بخدمت عالی درجت حضرت مخزن برکت محبوب سبحانی حاضر ہوئے اور وہ فرمان عالیشان درگاہ سبحانی آن سرور محبوبان جہان کو بھی ملاحظہ کرایا آنحضرت بملاحظہ فرمان ایزد منان ازبس خوش دل و خوش وقت ہوئے اور کل مریدان و خادمان عالیشان کو جو اس وقت کو جمع فرمایا اور ہاتھ اٹھا کر ان کے واسطے دعائے خیر فرمائی اور ان کے ساتھ باواز بلند عہد کیا کہ ہم اب بعد وفات اپنے مریدان و خادمان خدمت گذار سے بیخبر

نہین ہین اور نہ ہونگے اور جو کوئی بوقت مشکل ہمکو یاد کریگا مشکلکشائی اُسکی ہے۔ بے ذرے ہوگی انشاءاللہ
آپنے غسل تازہ کیا اور لئے نماز عشا مین مصروف ہوے اور نماز کے بعد پھر سجدہ مین جاکر بخشش کے واسطے
دعاے مغفرت جناب حق سے طلب کی اور سجدہ کی حالت مین آپنے کئی دفعہ پڑھا اللھم اغفر
لامۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارحم لامۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اصلح امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللھم تجاوز عن
امۃ محمد صلعم ہاتف غیب سے ندا آئی کہ بخشدی گئی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بخاطر محبوب سبحانی قطب ربانی محی الدین
عبدالقادر جیلانی کے جب حضرت نے سر سجدہ سے اٹھایا تو ندا ہوئی کہ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ
فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی یہ ارشاد واجب الانقیاد ربانی سنکر حضرت محبوب سبحانی بستر مبارک پر دراز ہوگئے
اور جان شیرین حوالہ جان آفرین کر دی جہان زار و مریدان ارادت شعار بچشم اشکبار و دل بیقرار مصروف
بہ تجہیز و تکفین آن جناب کے ہوے اور بعد نماز عشا بمقام مدرسہ معلی باب الازج مانند خزانہ حوالہ زمین ہوے
اور رواج سلسلے مجلسہاے صوفیان باصفا ہوے کہ سنین عمر شریف آنحضرت مین اختلاف نہین ہے کہ
مکمل کیا نوے سال مین مگر یہ اختلاف ہے کہ بعض مورخان تولد آن جناب سال سنہ چارصد ہفتاد ہجری
و بعض بسنہ چارصد و ہفتاد و یک ہجری مین و بعض فوت ہونا آنحضرت کا بسنہ پانصد و شصت و چار ہجری
و بعض بسنہ پانصد و شصت و پنج ہجری مقدس لکھتے ہین چنانچہ ابیات تاریخی آنحضرت کی آخر ذخیرہ کتاب ہذا ہوئی درج

تاریخ ولادت و وفات آنحضرت

آنکہ بیشک قطب ربانی بود
دلنشین و دلربا و دلبر ست
سال مولودش زتاج کبریا
شد رقم محبوب عبدالقادر ست

بے گمان محبوب سبحانی بود
سید والا نسب واولیاست
گفت ہاتف غیب تاج اولیا
عقل سال نقل آن عالی ہمم

شاہ شاہان شاہ عبدالقادر ست
نور چشم مصطفیٰ و مرتضیٰ ست
سال مولودش زبس نگین تر ست
صاحب فردوس عالی زو رقم

اور قطعہ تاریخ سن پانصد و شصت و پنج وفات شریف آنحضرت جلے کا کتاب امین کے لفظ معشوق الٰہی سے لطف کیا گیا ہے جو گنبد

غزل از مولف عفی عنہ

چھپ گیا ہے جہان سے آفتاب قادری
یعنی جنت کو سدھارے وہ جناب قادری